دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرینس نمبر: 5076 بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ تاریخ: 08-12-2018

ایڈوانس زکوۃ نکالنے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ صاحبِ نصاب کا سال مکمل ہونے سے پہلے زکوۃ نکالنا کیسا ہے؟

سائل: عبد العزیز (آفندی ٹاؤن، حیدر آباد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

زکوۃ سال پورا ہونے سے پہلے دی جاسکتی ہے، لیکن اس میں یہ ضروری ہے کہ زکوۃ دینے والا زکوۃ کی پیشگی ادائیگی کرتے وقت نصاب کا مالک ہو اور سال پورا ہونے پر بھی نصاب کا مالک رہے۔ اگر سال پورا ہونے پر اس کے پاس نصاب کی قدر مال نہ رہا یا سال پورا ہونے سے پہلے نصاب مکمل طور پر ہلاک ہو گیا، تو پہلے دی ہوئی زکوۃ نفل ہو جائے گی۔ چونکہ زکوۃ سال مکمل ہونے سے پہلے بھی دی جاسکتی ہے، لہذا صاحبِ نصاب یوں بھی کر سکتا ہے کہ دورانِ سال تھوڑی تھوڑی کر کے زکوۃ ادا کرتا رہے اور سال مکمل ہونے پر اپنے اوپر واجب ہونے والی مقدار کا حساب لگائے، جو مقدار حاصل ہو، اگر اس کے برابر زکوۃ ادا کر چکا ہو، تو وہ اپنا واجب ادا کر چکا اور اگر کم ادا کیا ہو، تو باقی فوراً ادا کرے کہ سال مکمل ہو جانے کے بعد زکوۃ کی ادائیگی میں تاخیر جائز نہیں، ہاں اگر زیادہ ادا کر چکا ہو، تو اسے اس بات کا اختیار ہے کہ جو زیادہ دیا، اسے آئندہ سال کی زکوۃ میں شمار کر لے۔

تنویر الابصار و درمختار میں ہے: " (و لو عجل ذو نصاب) زکاتہ (لسنین او لنصب صح) لوجود السبب " اور اگر صاحب نصاب نے کئی سالوں کی یا کئی نصابوں کی زکوۃ پہلے ادا کر دی، تو درست ہے سبب کے پائے جانے کی وجہ سے۔ (تنویر الابصار والدر المختار، ج3، ص262، 263، مطبوعہ کوئٹہ)

ردالمحتار میں ہے:"قولہ (ولو عجل ذو نصاب) قید بکونہ ذا نصاب وفیہ شرطان آخران: ان لا ینقطع النصاب فی اثناء الحول وان یکون النصاب کاملا فی آخر الحول۔ ملخصا" مصنف علیہ الرحمۃ کا قول (اور اگر صاحبِ نصاب نے پہلے دے دی) مصنف علیہ الرحمۃ نے قید لگائی کہ وہ صاحبِ نصاب ہو، اس میں دو شرطیں اور بھی ہیں: یہ کہ دورانِ سال نصاب ہلاک نہ ہو اور یہ کہ سال کے آخر میں نصاب مکمل ہو۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، ج3، ص262، مطبوعہ کوئٹہ)

رد المحتار ہی میں ہے:" قولہ (لوجود السبب) ای: سبب الوجوب و ھو ملک النصاب النامی فیجوز التعجیل لسنۃ او اکثر" مصنف علیہ الرحمۃ کا قول (سبب کے پائے جانے کی وجہ سے) یعنی: وجوب کا سبب اور وہ نصابِ نامی کا مالک ہونا ہے، لہٰذا ایک سال یا زیادہ کی (زکوٰۃ) پہلے ہی ادا کر دینا جائز ہے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، ج3، ص263، مطبوعہ کوئٹہ)

اسی میں ہے: " فی الولوالجیۃ: لو کان عندہ اربعمائۃ درھم فادی زکاۃ خمسمائۃ ظانا انھا کانت کان لہ ان یحسب الزیادۃ للسنۃ الثانیۃ، لانہ امکن ان یجعل الزیادۃ تعجیلا" ولوالجیہ میں ہے کہ اگر اس (یعنی زکوٰۃ ادا کرنے والے کے پاس) چار سو درہم ہوں تو اس نے یہ خیال کر کے کہ اس کے پاس پانچ سو درہم ہیں، پانچ سو کی زکوٰۃ ادا کر دی تو اسے اختیار ہے کہ اس زیادتی کو دوسرے سال میں شمار کر لے، کیونکہ وہ اس پر قادر ہے کہ اس زیادتی کو جلدی ادا کرنا قرار دے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، ج3، ص263، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:"حولانِ حول (یعنی زکوٰۃ کا سال پورا ہو جانے) کے بعد ادائے زکوٰۃ میں اصلاً تاخیر جائز نہیں، جتنی دیر لگائے گا، گناہ گار ہو گا۔ ہاں پیشگی دینے میں اختیار ہے کہ بتدریج دیتا رہے، سال تمام پر حساب کرے۔ اس وقت جو واجب نکلے، اگر پورا دے چکا بہتر اور کم گیا ہے، تو باقی فوراً اب دے اور زیادہ پہنچ گیا، تو اسے آئندہ سال میں مُجرا لے ۔"

(فتاویٰ رضویہ، ج10، ص202، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:" مالکِ نصاب سال تمام سے پیشتر بھی ادا کر

سکتا ہے، بشرطیکہ سال تمام پر بھی اس نصاب کا مالک رہے اور اگر ختمِ سال پر مالکِ نصاب نہ رہا یا اثنائے سال میں وہ مالِ نصاب بالکل ہلاک ہو گیا، تو جو کچھ دیا، نفل ہے۔"

(بہار شریعت، ج1، ص891، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مزید فرماتے ہیں: " مالکِ نصاب پیشتر سے چند سال کی بھی زکاۃ دے سکتا ہے، لہٰذا مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا زکاۃ میں دیتا رہے، ختمِ سال پر حساب کرے، اگر زکاۃ پوری ہو گئی، فبہا اور کچھ کمی ہو، تو اب فوراً دے دے، تاخیر جائز نہیں، نہ اس کی اجازت کہ اب تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کرے، بلکہ جو کچھ باقی ہے، کُل فوراً ادا کر دے اور زیادہ دے دیا ہے، تو سالِ آئندہ میں مُجرا کر دے۔"

(بہار شریعت، ج1، ص891، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

29 ربیع الاول 1440ھ 08 دسمبر 2018ء

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔